خوشی کی بات ہے کہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ اجلاس کئی سال کی فترت کے بعد امسال ۱۲، ۱۳، ۱۴ مارچ کو علی گڑھ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کانفرنس کی گذشتہ تاریخ نہایت شاندار اور قابل فخر رہی ہے اور ۱۸۵۷ء کے انقلاب کے بعد مسلمانان ہند کی تعمیر نو اور ان کی حیات قومی و ملی کی تشکیل جدید میں اس نے بڑے بڑے اہم اور نمایاں کام انجام دئے ہیں آج آزاد ہندوستان میں جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے سب سے اہم اور حد درجہ سنجیدگی کے ساتھ غور و فکر کا محتاج جو مسئلہ ہے وہ یہی ہے کہ مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا ایسا انتظام کیوں کر کیا جائے کہ وہ ایک طرف عصری علوم میں کامل دستگاہ رکھنے کے باعث ملک کی شہری زندگی میں باعزت طریقہ پر رہ بھی سکیں . . . . اور دوسری طرف وہ اپنی ملی روایات کلچرل خصوصیات اور لسانی و ادبی ممیزات کی بھی پوری پاسبانی اور نگہداری کر سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ حالیہ الکشن کی مہم کامیابی کے ساتھ ختم ہونے کے فوراً بعد ارباب کانفرنس نے کانفرنس کا یہ سالانہ جلسہ بلا کر جس بیدار مغزی اور موقع شناسی کا ثبوت دیا ہے اسی طرح مسلم عمائد ارباب فکر ملک کے نئے اور آزاد ماحول میں مسلمانوں کی تعلیم کے مسئلہ اور اس کے تمام علمی و عملی پہلوؤں پر کامل حزم و احتیاط مگر پوری خود اعتمادی اور عزم و ہمت بلند نظری و عالی حوصلگی کے ساتھ غور فرمائیں گے اور کوئی ایسا متفقہ اقدام کرینگے جو مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کے مستقبل کو شاندار بنانے کی ضمانت ہو سکے ہر قوم کی زندگی میں کبھی کبھی ایک ایسا لمحۂ حیات آتا ہے کہ اس وقت کے فیصلہ پر پوری قوم کی تعمیر و تخریب کا دارومدار ہوتا ہے کانفرنس کا یہ جلسہ بھی اسی قسم کا ایک لمحۂ حیات ہے اس بنا پر ضرورت ہے کہ جو قدم اٹھے دور اندیشی اور مآل بینی کے ساتھ اٹھے اور جو راہ عمل طے کی جائے بہت غور و فکر کے بعد مگر بغیر کسی قسم کے احساس کمتری کے طے کی جائے

اس موقع پر یہ تنبیہ کر دینا ضروری ہے کہ ملک کی آزادی سے قبل آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا تعلق چونکہ تعلیم جدید سے ہی تھا اور اس تعلیم کی نسبت علما کو طرح طرح کے شکوک و شبہات تھے اس بنا پر علما بحیثیت جماعت اس کانفرنس سے عملاً الگ تھلگ ہی رہے اس کا جو نتیجہ ہوا اب اس پر ماتم کرنے کا وقت نہیں ہے آزادی کے بعد تعلیم قدیم و جدید کا تفرقہ مٹ جانا چاہئے ورنہ اس کا نقصان کسی خاص ایک گروہ یا جماعت کو نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کو پہنچیگا اور اس کے اثرات بہت دور رس ہوں گے ضرورت ہے کہ قدیم و جدید دونوں قسم کی تعلیم کے حضرات کانفرنس کے ازسرنو احیا اور اس کی تجدید میں حصہ لیں اور باہمی اشتراک و تعاون کے ساتھ کام کریں

م ۔